سورة النحل

آیات ۱۲ - ۲۵

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَۙ ﴿۱۲﴾ وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
وَ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ
مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا
وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَۙ ﴿۱۵﴾ وَ عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا
تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَؕ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَ مَا
یَشْعُرُوْنَ ۙ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ۠ ﴿۲۱﴾
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ
یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّا ذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا
اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَۙ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ
اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ۠ ﴿۲۵﴾

سُوْرَةُ النَحل

مكية — آیات 128

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①

سورت کا مرکزی مضمون: توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34
مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40
مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60
مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہر گز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83
اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89
مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف — رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی

آیات 90 تا 95
ہدایاتِ ربانی -(عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت)-ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111
حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119
قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت۔(خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124
سیرتِ ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128): مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ

وَ سَخَّرَ لَكُمُ - اور اس نے مسخر کیا تمہارے لیے

سَخَّرَ يُسَخِّرُ ، تَسْخِيْرًا : مسخر کرنا، کام میں لگانا (II)

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ - رات اور دن کو

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ - اور سورج اور چاند کو اور ستارے (بھی)

مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ - مسخر ہیں اس کے حکم سے

مُسَخَّرٰتٌ ، مُسَخَّرَةٌ کی جمع (اسم مفعول جمع مؤنث)

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ - بیشک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ - ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ - اور وہ چیزیں جو پھیلا رکھی ہیں اس نے تمہارے لیے

ذَرَأَ يَذْرَأُ ، ذَرْءًا : پیدا کرنا، پھیلانا، اونچا کرنا، نشر و اشاعت کرنا

ذرو کا مادہ بکھیرنے کے معنی میں

فِى الْاَرْضِ - زمین میں

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ - مختلف ہوتے ہوئے ان کے رنگ

اَلْوَانُ ، لَوْنٌ کی جمع (رنگ)

اَلْوَان : رنگوں کے اختلاف کہ وجہ سے، اس میں مختلف النوع ہونے کے معنی بھی

اردو میں : متلون (وہ شخص جو مستقل مزاج نہ ہو یعنی رنگ بدلتا رہے)، تلوّن، الوان

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ - بیشک اس میں بھی

لَاٰيَةً - ایک بڑی نشانی ہے

لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ - ان لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرًا : نصیحت پکڑنا (۷)

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾ وَ
مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اُس نے تمہاری بھلائی کے لیے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اُسی کے حکم سے مسخر ہیں اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں

اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں، اِن میں بھی ضرور نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سبق حاصل کرنے والے ہیں

He has subjected for you the night and the day and the sun and the moon and the stars have also been made subservient by His command. Surely there are Signs in this for those who use their reason.

And there are also Signs for those who take heed in the numerous things of various colors that He has created for you on earth.

محمد اقبال

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اللہ کا فیضانِ ربوبیت

- انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دن اور رات کی بڑی اہمیت ہے، رات انسانوں کے لیے باعث سکو اور راحت ہے اور دن میں بھاگ دوڑ، محنت، جدوجہد اور مختلف النوع انسانی سرگرمیاں ممکن ہوتی ہیں جن سے زندگی آگے بڑھتی ہے، فصلوں اور پھلوں کے پکنے کے لیے سورج کی روشنی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری طرف رات کو نباتات respiration کے عمل کے ذریعے سے آکسیجن حاصل کرتے ہیں۔ گویا رات اور دن کے بغیر نباتات کا وجود ممکن ہی نہیں ہے
- روئے زمین پر زندگی کو ممکن بنانے کے لیے اللہ نے ہی شمس و قمر کو مسخر کر رکھا ہے اور انھیں ایسے مربوط نظام کے تابع کیا کے لاکھوں، کروڑوں سال گزر جانے کے باوجود آج تک اس میں ایک لمحے کا فرق نہیں آیا
- لیکن یہ عجیب ماجرا ہے کہ اللہ نے تو ان چیزوں کو تمہاری خدمت میں سرگرم کیا کہ تم اس کے شکر گزار بنو اور اس بات کو یاد رکھو کہ جس نے انسان کی نفع رسانی کے لیے اپنی یہ قدرتیں دکھائیں وہ اس کو غیر مسؤل اور مطلق العنان نہیں چھوڑے گا لیکن نادانوں نے الٹا انہی سورج، چاند اور ستاروں کی پرستش شروع کردی اور ان کے مالک اور خالق کو بھلا بیٹھے
- (جو شخص حال قسمت معلوم کرنے کے لیے نجومی کے پاس گیا اس نے اس دین سے انکار کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا ہے - ترمذی کتاب الطهارت)۔
- زمین میں ان گنت انواع و اقسام کی چیزیں تمہارے فائدے کے لیے پھیلا رکھی ہیں (جن کی تفصیل انسان کو حیران کر دیتی ہے) ان کو بھی دیکھو اور ان پر غور کرو۔ ان کے اندر یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لیے بہت بڑی نشانی ہے

برگ درختان سبز در نظر هوشیار　　هر ورقش دفتریست معرفت کردگار

وَهُوَ الَّذِىْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

وَهُوَ الَّذِىْ سَخَّرَ الْبَحْرَ - اور وہی تو ہے جس نے مسخّر کر رکھا ہے سمندر کو

لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ - تاکہ کھاؤ تم اس میں سے

(ط و ر)

لَحْمًا طَرِيًّا - تازہ گوشت

لَحْم : گوشت

طَرِيَ يَطْرَى ، طَرَاوةً :تازہ ہونا

طَرِيًّا : (صفت مشبہ) - تازہ

اردو میں : طراوت (تروتازگی)

وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ - اور نکالو تم اس میں سے

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا - سامان زینت جسے تم پہنتے ہو

حِلْيَةً : سامان زینت، مراد موتی وغیرہ

لَبِسَ يَلْبَسُ ، لَبْسًا : پہننا

وَتَرَى الْفُلْكَ - اور دیکھتے ہو تم کشتیوں کو (کہ)

الْفُلْك : کشتیاں (جمع اور واحد کے لیے)

مَوَاخِرَ فِيْهِ - چلتی ہیں وہ پانی کو چیرتی ہُوئی اس میں

مَخَرَ يَمْخَرُ و يَمْخُرُ ، مَخْرًا و مُخُورًا :پانی کو آواز کے ساتھ چیرنا

مَوَاخِر : پانی چیرتی چلی جانے والیاں (صفت)

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ - اور اس لیے بھی تاکہ تلاش کرو تم اس کا فضل (اپنا معاش)

اِبْتَغٰى يَبْتَغِىْ ، اِبْتِغَآءٌ : تلاش کرنا

فضل تلاش کرنا، قرآن میں رزق / معاش کے حصول کے لیے آیا ہے

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ - اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔

وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ - اور رکھ دیے اس نے زمین میں پہاڑ

اَلْقٰی یُلْقِیْ ، اِلْقَآءٌ: ڈالنا (۱۷)

رَسَا یَرسُو ، رَسْوًا و رُسُوًّا : جم جانا، ثابت اور استوار ہونا، جہاز کا لنگر انداز ہونا

رَاسِیَة (جمع رَوَاسِي) مضبوط، مستحکم پہاڑ

مُرْسیٰ: بندرگاہ

اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ - کہ وہ کہیں ہلا (نہ) دے تم کو

مَادَ یَمِیْدُ ، مَیْدًا : ہلانا، جھکنا (ہل جل کر کسی طرف جھک پڑنا)

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا - اور (جاری کر دیئے) دریا اور (بنائے) راستے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ - تاکہ تم راہ پاؤ۔

وَعَلٰمٰتٍ - اور کچھ علامتیں (بھی بنائیں)

عَلٰمٰت ، عَلَامَةٌ کی جمع

وَبِالنَّجْمِ - اور اس ستاروں سے بھی

هُمْ یَهْتَدُوْنَ - وہ لوگ راستہ پاتے ہیں

وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ
فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۱۴ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَۙ ۝۱۵ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ
يَهۡتَدُوۡنَ ۝۱۶

وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے ترو تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو. اُس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تاکہ زمین تم کو لے کر ڈھلک نہ جائے اس نے دریا جاری کیے اور قدرتی راستے بنائے تاکہ تم ہدایت پاؤ. اس نے زمین میں راستہ بتانے والی علامتیں رکھ دیں، اور تاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں

And He it is Who has subjected the sea that you may eat fresh fish from it and bring forth ornaments from it that you can wear. And you see ships ploughing their course through it so that you may go forth seeking His Bounty and be grateful to Him.
And He has placed firm mountains on the earth lest it should move away from you, and has made rivers and tracks that you may find your way, and He has set other landmarks in the earth. And by the stars too do people find their way.

محمد اقبال

وَهُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡہُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّ تَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡہُ حِلۡیَۃً تَلۡبَسُوۡنَہَا ۚ وَ تَرَی الۡفُلۡکَ مَوَاخِرَ فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

سمندر کی برکات اور نعمتوں کا ذکر

- اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے گذشتہ آیات میں آسمانوں میں سورج، چاند، ستاروں کے مسخر کیے جانے کا ذکر تھا اور پھر زمین کی رنگا رنگ بو قلمونیوں اور انسانی زندگی کے لیے ان گنت نعمتوں کا ذکر تھا، اب تسخیرِ بحر کا ذکر۔
- تسخیر بحر سے بھی وہی مراد ہے جس کا ذکر گذشتہ آیات میں ہوا ہے یعنی جس طرح اللہ نے زمین و آسمان کو تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے لیے فیض رسانی میں کمی نہیں کر رہے اسی طرح سمندر بھی اس کی مخلوق اور اس کی مملکت کا ایک حصہ ہے۔ اور اسے بھی اس نے تمہاری خدمت اور فیض رسانی کے لیے پابند بنا رکھا ہے۔
- اس نے سمندر کو تمہاری خدمت اور نفع رسانی میں لگا رکھا ہے۔ اس نے سمندر کو بے پناہ قوت اور قہرمانیوں کے باوجود انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ تمہیں اس سے تازہ گوشت بھی حاصل ہوتا ہے، تم اپنی زینت کے لیے اسی سے قیمتی موتی بھی نکالتے ہو اور اُس نے اِن میں اچھال کی قوت رکھ کے اس کو ہزاروں اور لاکھوں ٹن وزنی بحری جہازوں اور کشتیوں کے چلنے کے لیے سازگار بنا دیا، جو انسان کے لیے ایک آسان اور سستا ذریعۂ نقل و حمل (mean of transportation) ہے

(2023 میں دنیا کی کل تجارت کا 80 سے 90 فیصد مال سمندروں کے ذریعے سے منتقل ہوا جس کی مالیت 14 کھرب ڈالرز تھی - UNCTAD)

- جس سمندر میں سوئی ڈالنے سے ڈوب جاتی ہے اس سمندر کو اللہ نے انسان کے لیے اس طرح مسخر کرکے کارآمد بنا رکھا ہے

وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَۙ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ‌ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾

مزید فیضانِ ربوبیت

- سمندر کے پانیوں کو چیرتے ہوئے جہاز اور کشتیوں کا ذکر۔ اس جہان کے جمالیاتی پہلو (aesthetic aspect) کی طرف اشارہ یعنی کائنات کی ہر چیز کو انسانی زندگی کے لیے کارآمد اور مفید بنانے کے ساتھ ساتھ اس کو حسین بھی بنایا
- ان تمام نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد قرآن کریم کا صرف ایک مطالبہ ہے کہ ان تمام نعمتوں سے جی بھر کے فائدہ اٹھاؤ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مت بھولو۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسانیت کا سرمایہ افتخار ہے۔ انسان جیسے جیسے فطرت کی قوتوں پر قابض ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے اس کے اندر سرکشی اور طغیانی آتی جاتی ہے۔ اس سرکشی کو روکنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اسے بندگی اور شکر کی زنجیر پہنائی جائے
- مزید نعمتوں کے باب میں پہاڑوں کا ذکر، کہ اللہ نے زمین پر پہاڑوں کے لنگر ڈال دیے ہیں جو اس کے توازن کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ یعنی اس عمل سے زمین کی حرکت کو منظّم کیا اور اس کو استحکام بخشا۔

(زمین کے اس استحکام کے بارے میں اب ہمیں کافی معلومات دستیاب ہیں، پہاڑ زمین کی استحکام میں اس طرح سے حصہ ڈالتے ہیں کہ وہ isostasy کے عمل کو آسان بناتے ہیں، جو کہ زمین کی پرت کا مینٹل پر تیرنے والی حالت میں توازن ہے)

- اللہ نے زمین میں دریا اور نہریں جاری کی ہیں (انسان کے لیے جن کے فوائد مسلّم ہیں)، ایک سے دوسری جگہ جانے کے لیے زمین میں راستے رکھ دیئے ہیں، ان راستوں کو پہچاننے کے لیے مختلف قسم کی علامتیں نصب کردی ہیں کہ ان کا تعین کرسکو، پھر آسمان پر ستارے بھی چمک رہے ہیں جن سے صحراؤں کے سفر میں لوگ راستوں، سمتوں اور اوقات کے تعین میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں، یہ سب چیزیں اللہ کی بنائی اور بخشی ہوئی ہیں لہٰذا عبادت واطاعت بھی اسی کی ہونی چاہیے

أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾

أَفَمَن يَخْلُقُ - تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے

كَمَن لَّا يَخْلُقُ - اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کرتا

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ - کیا تم غور نہیں کرتے ؟

وَإِن تَعُدُّوا - اور اگر تم گننا چاہو

عَدَّ يَعُدُّ ، عَدًّا : گننا

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا - اللہ کی نعمتوں کو تو نہیں گن سکتے انہیں

أَحْصٰى يُحْصِىْ ، اِحْصَآءٌ : شمار کرنا (IV)

ایک ہی آیت میں گننے کے لیے دو لفظ (تَعُدُّوْا اور تُحْصُوْ) آئے ہیں، ان میں کیا فرق ہے؟

گننے کے لیے قرآنِ کریم میں 3 الفاظ آئے ہیں

1. عَدَّ : گننا، گنتی کرنا، شمار کرنا (To count)، فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا، ہم نے غار میں گنتی کے کئی سال ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈالے رکھا -[18:11]
2. حَسَبَ : گنتی کرنا اور اس کا حساب رکھنا، گنتی میں نظم و ضبط رکھنا کہ اس میں غلطی نہ ہو
3. اَحْصىٰ : (حَصَی - کنکر مارنا)، اَحْصىٰ (کنکریوں) پر گننا، پھر مطلقاً گننے کے معنی۔ شمار کرنا، اس کا ریکارڈ رکھنا، اس کو یاد رکھنا

اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝١٨ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ۝١٩ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ۝٢٠

اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - بیشک اللہ ہے بہت ہی زیادہ بخشنے والا، مہربان۔

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ - اور اللہ جانتا ہے اس کو بھی

مَا تُسِرُّوۡنَ - جو تم چھپاتے ہو

اَسَرَّ يُسِرُّ ، اِسْرَارًا : چھپانا (١٧)

وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ - اور وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو۔

اَعْلَنَ يُعْلِنُ ، اِعْلَانٌ :اعلانیہ کرنا (١٧)

وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ - اور وہ (معبود) جن کو پکارتے ہیں یہ لوگ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا - نہیں پیدا کر سکتے وہ کوئی چیز بھی

وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ - بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔

اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ۝۲۱ ۧ

اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ - مردہ ہیں، زندگی سے عاری

وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ - اور نہیں جانتے کہ

اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ - کب انھیں (دوبارہ) اٹھایا جائے گا۔

اَ يَّانَ : کسی چیز کا وقت معلوم کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے

بَعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا: دوبارہ زندہ کرنا، اٹھانا

اردو میں: بعثت، مبعوث، باعث

اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ‌ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا
تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ‌ؕ ﴿۲۰﴾ اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ‌ ۚ وَمَا
يَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ‌ ﴿۲۱﴾

پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اور وہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے، دونوں یکساں ہیں؟ کیا تم ہوش میں نہیں آتے؟ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی درگزر کرنے والا اور رحیم ہے. حالانکہ وہ تمہارے کھلے سے بھی واقف ہے اور چھپے سے بھی. اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں. مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا

Is then the One Who creates like the one who does not create? Will you not, then, take heed? For, were you to count the favors of Allah, you will not be able to count them. Surely Allah is Ever Forgiving, Most Merciful. Allah knows all that you conceal and all that you disclose. Those whom they call upon beside Allah have created nothing; rather, they themselves were created; they are dead, not living. They do not even know when they will be resurrected.

محمد اقبال

اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ‌ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝١٧ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝١٨

اللہ کی ان گنت نعمتوں کے لازمی نتائج

- زمین و آسمان میں اللہ کی پیدا کردہ بے شمار نعمتوں کی بات اب توحید اور جزاوسزا کے ان نتائج کی طرف لائی جارہی ہے جو ان نعمتوں سے نکلتے ہیں
- یہ سب مخلوق اور نعمتیں کی صفت تخلیق کا مظہر ہیں، جن میں سے خود انسان اس کی صفت تخلیق کا شاہکار ہے، لیکن عجیب بات ہے کہ انسانوں نے مخلوقات میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر قرار دے دیا ہے، بعض کے بارے میں یقین کر لیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں شریک ہیں، بعض کو اللہ تعالیٰ کا اوتار بنادیا
- فرمایا کہ کیا وہ جو تمام چیزیں پیدا کرتا ہے ان کی مانند ہو جائے گا جو نہ صرف یہ کہ کچھ پیدا نہیں بلکہ خود مخلوق ہے، یہ عقل کے ماتم کا مقام ہے کہ اتنی موٹی سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی ہے !
- اللہ کی نعمتوں کے ذکر کے حوالے سے مزید ارشاد: کہ یہ نعمتیں جن کا (گذشتہ آیات میں) ذکر کیا گیا یہ تو خدا کی بیشمار نعمتوں میں سے چند ہیں۔ اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان کا احاطہ نہیں کر سکتے لیکن اس کے باوجود تم خدا کی ناشکری اور اس کے حقوق میں دوسروں کو شریک کرتے ہو۔ اپنی اس حرکت کے سبب سے تم سزاوار تو اس بات کے تھے کہ خدا تم کو فوراً ہر نعمت سے محروم کر دیتا لیکن اس نے تم کو مہلت دے رکھی ہے اس لیے کہ وہ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر توبہ اور اصلاح کرو اور اس کے غضب کے بجائے اس کی رحمت کے سزاوار بنو

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾

اپنے جیسے انسانوں کو معبود نہ بناؤ:

- آیت کریمہ کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن معبودانِ باطل کے متعلق بات ہو رہی ہے وہ فرشتے یا جن یا شیاطین یا لکڑی پتھر کی مورتیاں نہیں ہیں بلکہ اصحاب قبور ہیں، اس لیے کہ فرشتے اور شیاطین تو زندہ ہیں، ان پر اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ کے الفاظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور لکڑی پتھر کی مورتیوں کے معاملہ میں بعث بعد الموت کا کوئی سوال نہیں ہے (اب لا محالہ اس آیت میں اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے مراد وہ انبیاء، اولیاء، شہدا، صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریاد رس، غریب نواز، گنج بخش اور نہ معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لیے پکارتے ہیں)
- جن نیک انسانوں کو اُن کے مرنے کے بعد لوگ پکارتے ہیں اور اُن سے دعائیں کرتے ہیں اُنہوں نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ بلکہ وہ تو خود اللہ کی مخلوق ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ دوبارہ کب زندہ کیے جائیں گے، ایسوں کو حاجت روائی کے لیے پکارنا محض نادانی ہے (وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ، تم توکل کرو اس زندہ پر جس کو کبھی موت نہیں آنی - 25/58)
- کسی غوث کو پکارنا، کسی مزار پر جا کر نذرانے چڑھانا، یا علی مدد پکارنا، اہل قبور سے حاجات طلب کرنا، کسی آستانے پہ نیاز بانٹنا........ یہ سب وہ امور ہیں جو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ہیں۔ قرآن کے اس مقام پر اور دیگر سینکڑوں مقامات پر اللہ ہی سے مانگنے کا حکم ہے اور اللہ کے سوا دوسروں سے مانگنے کی سخت تردید ہے

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ؕ

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - تمہارا معبود، معبود یکتا ہے

فَالَّذِيْنَ - پس وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ - نہیں ایمان رکھتے ہیں آخرت پر

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ - ان کے دل منکر ہیں

مُّنْكِر / مُّنْكِرَة : انکار کرنے والا / والی

وَّ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ - اور وہ گھمنڈ میں پڑے ہوئے ہیں۔

مُسْتَكْبِر : تکبر کرنے والا

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ - کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ

لَا جَرَمَ: یقیناً اور حقاً کا ہم معنی ہے

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ - اس کو جو یہ لوگ چھپاتے ہیں

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ - اور وہ بھی جو یہ ظاہر کرتے ہیں

إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوٓا۟ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوٓا۟ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ ٱلَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾

إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ - حقیقت یہ ہے کہ یہ ہے کہ اللہ نہیں پسند کرتا

ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ - مستکبرین (گھمنڈ کرنے والوں) کو

مُسْتَكْبِر : اسکتبار (گھمنڈ) کرنے والا

وَإِذَا قِيلَ لَهُم - اور جب بھی کہا (پوچھا) جاتا ہے ان سے

مَّاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ - کیا اتارا تمہارے رب نے ؟

قَالُوٓا۟ - تو کہتے ہیں

أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ - قصّے کہانیاں ہیں پہلے لوگوں کی

اَسَاطِیْر : من گھڑت باتیں، فرسودہ کہانیاں، کہانیاں۔ (واحد، اُسْطُوْرَةٌ)

سطر : لکھے ہوئے حروف کی قطار

مُسْتَطَر : لکھاہوا

اَسَاطِیْر : لکھی ہوئی تفصیل (مراد کہانیاں، قصے)

اردو میں : سطر، سطور، اساطیر، مسطر (کاغذ پر لکیریں لگانے کے لیے سیدھی لکڑی

لِيَحْمِلُوٓا۟ أَوْزَارَهُمْ - (یہ اس لیے کہتے ہیں) تاکہ اٹھائیں وہ اپنے بوجھ

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلًا : اٹھانا

كَامِلَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ - پورے کے پورے قیامت کے دن

اَوْزَار ، وِزْرَةٌ کی جمع (بوجھ، وزن)

اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۞۲۲ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۞۲۳ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ ۞۲۴ لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ
عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ۞۲۵

تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے۔ مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے دلوں میں انکار بس کر رہ گیا ہے اور وہ گھمنڈ میں پڑ گئے ہیں، اللہ یقیناً ان کے سب کرتوت جانتا ہے چھپے ہوئے بھی اور کھلے ہوئے بھی۔ وہ ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو غرور نفس میں مبتلا ہوں، اور جب کوئی ان سے پوچھتا ہے کہ تمہارے رب نے یہ کیا چیز نازل کی ہے، تو کہتے ہیں " اجی وہ تو اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں، یہ باتیں وہ اس لیے کرتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے بوجھ بھی پورے اٹھائیں، اور ساتھ ساتھ کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی سمیٹیں جنہیں یہ بر بنائے جہالت گمراہ کر رہے ہیں۔ دیکھو ! کیسی سخت ذمہ داری ہے جو یہ اپنے سر لے رہے ہیں

Your God is the One God. But the hearts of those who do not believe in the Hereafter are steeped in rejection of the Truth, and they are given to arrogance. Surely Allah knows all that they conceal and all that they disclose. He certainly does not love those who are steeped in arrogance. When they are asked: "What is it that your Lord has revealed?" They answer: "They are merely tales of olden times!"(They say so) that they may bear the full weight of their burdens on the Day of Resurrection and also of the burdens of those whom they misled on account of their ignorance. What a heavy burden are they undertaking to bear!

محمد اقبال

اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّا
ذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَۙ ﴿۲۴﴾ لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

منکرین کے انکار کا سبب غرور ہے (منکرین کی نفسیات)

- جن لوگوں کے دلوں میں آخرت کا یقین نہیں ہے وہ حق بات کو قبول نہیں کرتے اور ان کے اندر استکبار پیدا ہو جاتا ہے، آخرت کا عقیدہ اور فکر انسان میں ذمہ داری، حساب کتاب اور جزا و سزا کا احساس پیدا کرتا ہے
- یہاں اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر ایمان کو یکجا کیا گیا ہے بلکہ اللہ پر ایمان کا لازمی نتیجہ آخرت پر ایمان کو قرار دیا گیا ہے کیونکہ اللہ وحدہ کی بندگی کا براہ راست تعلق عقیدہ آخرت اور جزاء وسزا کے قیام سے ہے۔ صرف اسی صورت میں خالق حقیقی کی حکمت تخلیق کا اظہار اور مکمل انصاف ہو سکتا ہے
- منکرین کو تہدید۔اللہ تعالیٰ کے دین کو قبول نہ کرنے کے ان کے پاس بیسیوں بہانے ہیں، کبھی کسی بات پر اعتراض کرتے ہیں اور کبھی کسی بات پر، لیکن اللہ یقینی طور پر اس بات کو جانتا ہے کہ وہ کیا چھپا رہے ہیں اور کیا ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ دل سے دین کی صداقت اور آنحضرت (ﷺ) کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں لیکن ان کا غرور اور تکبر ان کے راستے میں حائل ہے
- جن ان سے کوئی پوچھتا ہے کہ قرآن کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تو کہتے ہیں یہ تو بس پرانے قصے کہانیوں پر مشتمل ہے گزشتہ قوموں کے واقعات ہیں جو ادھر ادھر سے سن کر ہمیں سنا دیتے ہیں اور پھر ہم پر دھونس جماتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے
- قیامت کے دن وہ نہ صرف اپنی گمراہی کا خمیازہ بھگتیں گے بلکہ بہت سے دوسرے لوگوں کی گمراہی کا وبال بھی ان پر ڈالا جائے گا جنہیں اپنے نام نہاد، دانشورانہ مشوروں سے انھوں نے گمراہ کیا ہوگا (معلوم ہوا کہ گمراہی پھیلانا گناہ جاریہ ہے)

اضافی مواد

Reference Material

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 2/3 (آیات 11 تا 25)

توحیدِ خالقیت کے دلائل (مظاہر قدرت اور مسخرات)

- مظاہر قدرت کا بیان (دن، رات، سورج، چاند ستارے۔ سب انسان کے لیے مسخر کیے اللہ نے)
- انسانوں کے لیے مہیا ان عظیم نعمتوں پر شکر کا تقاضا (ایمان، عبادت و اطاعت کی دعوت)
- اللہ نے زمین و آسمان کی چیزیں انسان کے لیے پیدا کیں (مسخر کیں) اور انہیں خوبصورت بھی بنایا، کائنات کی زینت رنگا رنگی سے ہے
- انسان کے لیے سمندر کی برکات و فوائد
- زمین پر مظاہرِ قدرت (زمین کے توازن کے لیے پہاڑ، اس میں دریا اور نہریں، راستے اور نشانات منازل)
- مخلوق، خالق کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتی (اس جیسا کوئی نہیں)
- اللہ کی پیدا کردہ نعمتیں گننے سے ماورا ہیں، اس کا شکر لازم ہے، اپنے جیسے انسانوں کو معبود نہ بناؤ
- گمراہی پھیلانا گناہ جاریہ ہے